26

اِن دنوں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو ہر قسم کے مصائب اور فتنوں سے محفوظ رکھے۔

(فرمودہ 18 جولائی 1947ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد درج ذیل آیت پڑھی:

''رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ[1]

اس کے بعد فرمایا:

''مجھے آج نقرس کے دورہ کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے میرے پاؤں میں ورم ہے اور گھٹنے میں بھی درد ہے اس لئے میں زیادہ دیر کھڑا نہیں ہوسکتا۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت کے دوستوں کو بار بار اِس امر کی طرف توجہ دلائی جائے کہ وہ ان دنوں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں تا کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو ہر قسم کے مصائب اور فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں ایسی مشکلات پیش نہ آئیں جن کے برداشت کرنے کی جماعت میں طاقت نہ ہو۔

مومن تو الگ رہے کافروں میں بھی کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ہر قسم کی تکالیف کو برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن کچھ افراد کا اعلیٰ پایہ پر کھڑا ہونا پوری قوم کے متعلق کوئی معیار نہیں ہوسکتا۔ قومی معیار یہی ہوتا ہے کہ تمام کے تمام افراد یا اتنی اکثریت افراد کی کہ جن کو دیکھ کر یہی کہا جا سکے

کہ ساری قوم ہی اس معیار پر قائم ہے انتہائی درجہ کی جرأت اپنے اندر رکھتی ہو اور انتہائی درجہ کی قربانیوں میں حصہ لینے کو تیار ہو۔ دراصل قوم نام نہیں ہوتا چند مردوں کا بلکہ قوم میں شامل ہوتے ہیں بچے بھی اور قوم میں شامل ہوتی ہیں عورتیں بھی اور قوم میں شامل ہوتے ہیں نوجوان بھی۔ اور قوم میں شامل ہوتے ہیں غریب بھی اور امیر بھی۔ اور جاہل بھی اور عالم بھی۔ جب تک یہ سارے کے سارے قربانی کے انتہائی اوراعلیٰ معیار پر قائم نہ ہوں اُس وقت تک قوم اپنی قربانیوں کے معیار پر پورا نہیں اُتر سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہی دلوں کو جاننے والا ہے اور وہی اِس بات کو جانتا ہے کہ ہمارے دل کس حد تک اُن وعدوں پر قائم ہیں جو ہم نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے ہیں۔ اپنے غیر کی بات کو جاننا تو الگ رہا اور اپنے رشتہ داروں کی حالت کو جاننا بھی الگ رہا درحقیقت انسان اپنے دل کی حالت کو بھی صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات ایک شخص جو اپنے آپ کو اعلیٰ درجہ کا مومن سمجھتا ہے وقت آنے پر کچّا دھاگا ثابت ہوتا ہے اور اُس کا ایمان بناوٹی اور ملمع معلوم ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو کہ اِس بات کو جانتی ہے کہ ہم میں سے کون اپنے وعدوں میں سچے ہیں اور کون اپنے متعلق غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور کون اپنے وعدوں میں جھوٹے ہیں۔ جھوٹوں کی اصلاح کرنا اور اُن کے دلوں میں ایمان پیدا کرنا یہ بھی خدا تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ اور کمزوروں کو طاقت دینا اور اُن کے اندر جرأت اور بہادری اور استقلال پیدا کر دینا یہ بھی خدا تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ اور مضبوط اور وعدوں کے سچے لوگوں کو اپنے ایفائے عہد کے مقام پر قائم رہنے دینا اور اُنہیں نیچے گرنے سے بچانا یہ بھی خدا تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ پس اِس بارہ میں سارا ہی معاملہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۂ بقرہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور غیر قوموں کے اختلافات کو بیان کرنے کے بعد ہمیں یہ دعا سکھائی ہے کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا الٰہی! ہوسکتا ہے کہ ہمارے دلوں میں تو ایمان ہو اور ہم سچے دل سے تیرے دین میں داخل ہوں لیکن ہماری خطاؤں اور غلطیوں سے ہمارے ایمان کمزور ہو چکے ہوں اور اُنہیں اندر ہی اندر گھن کھا چکا ہو جبکہ ظاہری شکل کے لحاظ سے تو وہ محفوظ نظر آتے ہوں لیکن اندر سے وہ کھوکھلے ہو چکے ہوں اور وقت پر صحیح ثابت نہ ہوں اِس لئے ہم تیرے ہی حضور میں عرض کرتے ہیں رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ

اَوْ اَخْطَاْنَا کہ الٰہی ! اگر ہمارے گناہوں اور ہماری خطاؤں کی وجہ سے ہمارے نفس میں کوئی کمزوری پیدا ہوچکی ہے تو ہم تجھی سے درخواست کرتے ہیں کہ تُو ہمیں ہماری غلطیوں کی سزا اِس شکل میں نہ دے کہ وہ ہمارے ایمانوں کو کمزور کردے یا ہمارے وعدوں کو بُھلا دے۔ بلکہ تُو ہمیں معاف فرما دے اور ہماری کمزوریوں کو دور کر دے۔ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا الٰہی ! اِس سے پہلے بھی قوموں کے ساتھ تیرے وعدے ہوئے جیسے ہم سے تُو نے وعدے کئے ہیں لیکن اُن میں سے بعضوں نے اُن وعدوں کو توڑ دیا اور وہ سزا کے مستحق ہوگئے۔ الٰہی ! ہمارا عہد ایسا نہ ہو کہ ہم اپنے عہد کو توڑ کر سزا کے مستحق ہوں بلکہ تُو ہمیں اِس عہد کو پورا کرنے کی توفیق بخش۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۔ اور اے ہمارے ربّ ! باوجود ایمان کی مضبوطی اور طاقت کے بعض اوقات اتنے بوجھ پڑ جاتے ہیں کہ انسان اُن بوجھوں کو اٹھانے کی طاقت اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اِس لئے الٰہی ! ہماری التجاء ہے کہ کوئی تغیر دنیا میں ایسا نہ ہو جس کی وجہ سے ہم پر اتنا بوجھ پڑ جائے کہ ہم باوجود ایمان میں پکّا ہونے کے اُس بوجھ کے نیچے دبنے لگ جائیں اور اُس بوجھ کو سہار نہ سکیں۔ پس اے ہمارے ربّ ! یا تو تُو ہمارے بوجھوں کو کم کردے یا ہمارے ایمانوں کو بڑھا دے تا کہ ہم طاقت اور قوت اور ہمت سے ان مشکلات کا مقابلہ کرسکیں اور ان بوجھوں کو سہار سکیں۔ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰنَا الٰہی ! ہماری خطاؤں کو معاف فرما دے اور اپنے فضل سے ہماری مدد کر اور اپنے فضل ہم پر برابر نازل کرتا رہ۔ الٰہی ! تُو ہی ہمارا مالک اور آقا ہے اور ایک غلام اور ایک خادم تکلیف کے وقت میں سوائے اپنے مالک اور آقا کے کس کے پاس جا سکتا ہے۔ فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ الٰہی ! تُو ہمیں ان لوگوں پر فتح اور غلبہ عطا فرما جو تیرے دین کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ کیونکہ ہم کتنے ہی کمزور ایمان والے ہوں ہمارے ماتھے پر ایمان کا لیبل لگا ہوا ہے۔ اور ہمارا گرنا اور رُسوائیوں میں مبتلا ہونا تیرے ہی نام کو بٹّہ لگاتا ہے اور تیرے ہی دین کی رُسوائی کا موجب بنتا ہے۔ اِس لئے تُو اپنے نام کی نسبت کا خیال رکھتے ہوئے اور اِس لئے کہ ہم مومن کہلاتے ہیں اُن لوگوں پر جو کافر کہلاتے ہیں غلبہ بخش تا کہ ہم تیرے فضلوں کے وارث ہوں اور تیرا دین بھی بدنام نہ ہو۔

یہ وہ دعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے منہ سے سورۂ بقرہ کے آخر میں بیان فرمائی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اِن دنوں خصوصیت کے ساتھ اور متواتر یہ دعا مانگیں تا کہ اللہ تعالیٰ اِن فتنوں کے ایّام میں ہمیں ایسی راہ پر چلنے کی توفیق بخشے جس راہ پر چل کر ہم ٹھوکر سے بچ جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کا دین بھی بدنام ہونے سے بچا رہے اور اُس کے دین کا غلبہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ کا نام دنیا میں پھیل جائے اور اُس کی بادشاہت قائم ہو۔ (اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ)''

(غیر مطبوعہ از ریکارڈ خلافت لائبریری ربوہ)

1: البقرۃ:287